



تیرھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق یکم رجب المرجب ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۶	تحریک منجانب نواب ذوالفقار علی گسی	۲
۶	وقفہ سوالات	۳
۱۶	رخصت کی درخواستیں	۴
۱۶	تھاریک التوا۔	۵
۱۶	تحریک التوا نمبر ۴	۶
۲۲	قرارداد نمبر ۵۴۔ منجانب ظہور حسین خاں کھوسہ	۷
۲۳	پوائنٹ آف آرڈر منجانب عبدالرحیم خاں مندوخیل	۸

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیرھواں اجلاس مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق یکم رجب المرجب بروز ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات پانچ بج کر پانچ منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر مولوی نصیب اللہ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونڈہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

عبدالتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اَلَمْ ه تِلْكَ اٰيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ه هُدًى وَرَحْمَةً
 لِلْمُحْسِنِينَ ه الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
 وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ه
 وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

ترجمہ :- یہ اسی کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ جس میں حکمت و دانش کی باتیں ہیں۔
 عیالوں کا رجو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے ہیں۔ اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لئے
 یہ آیتیں موجب ہدایت اور رحمت ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ رول نمبر ۲۲۶ کے تحت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے میں معزز رکن صوبائی اسمبلی جناب نواب ذوالفقار علی گکسی صاحب کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء کے اسمبلی اجلاس میں مالیاتی کمیٹی کے ایک رکن کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے کے بابت تحریک پیش کرے۔

نواب ذوالفقار علی گکسی: جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء کے اسمبلی اجلاس میں مالیاتی کمیٹی کی ایک خالی نشست پر سردار عبدالرحمان کھیران کی بحیثیت رکن منتخب ہونے کی کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

(وقفہ سوالات)

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل کا سوال ۳۲۸ دریافت فرمائیں۔

X عبدالرحیم مندوخیل: کیا وزیر ماہی گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء کے دوران محکمہ ماہی گیری اور اس کے ماتحت محکموں/اداروں میں

منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ مذکورہ اور اس سے منسلک

محکموں/اداروں کے ٹھیکہ پردیے گئے تمام کام/اسکیم/پراجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور ان کی کل تخمینہ

لاگت بعد نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے:

وزیر ماہی گیری:

ادارہ وار تفصیل درج ذیل ہیں۔

(۱) ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان:

(الف) محکمہ ماہی گیری کو سال ۹۳-۱۹۹۳ء کے ترقیاتی فنڈز نہیں دیئے گئے لہذا مالی سال

۹۳-۱۹۹۳ء تا ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان میں منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کو خالی (Nil) تصور کیا جائے۔

(ب) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران ڈائریکٹوریٹ آف فشریز کا کوئی بھی اسکیم پروجیکٹ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے منظور نہیں کیا گیا لہذا جواب کو (Nil) تصور کیا جائے۔

(II) پستی فشریز ہاربر اتھارٹی میں مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے نام و ضلع کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار نام ٹھیکیدار کمپنی اسکیم سال تخمینہ لاگت روپے کام کی نوعیت اب تک اٹھیکہ روپے

۱۔ درویش علی ٹھیکیدار دائر سپلائی اسکیم ۱۹۹۳-۹۵ ۵.۵ ملین مکمل ۸.۸ ملین

پستی ضلع گوادر PFHA کالونی

۲۔ درویش علی ٹھیکیدار پروڈکشن وال ۱۹۹۳-۹۵ ۳.۳ ملین مکمل ۳.۳ ملین

پستی ہاربر

۳۔ میسرز ایشن بزنس شور پروڈکشن ۱۹۹۳-۹۵ ۳.۳ ملین مکمل ۳.۰ ملین

ایکو پمٹ کوئٹے گوادر بے

۴۔ سید زاہد پاپ کنسٹرکشن ڈریجنگ ہاربر ۱۹۹۶-۹۷ ۹.۵ ملین ۲۵ ملین

کھٹی کراچی اپدین

عبدالغفور کلمتی: جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ضمنی سوال ہے جناب والا یہاں ان کے جواب ہے

ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان کا کہ ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۴ء، بلکہ ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۷ء تک ان کا کوئی پراجیکٹ نہیں رہا کوئی اسکیم ان کا رہا تو میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے یہ اس دوران یعنی آپ اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے صوبے میں مابھی گیری کی ترقی کے لئے کوئی پراجیکٹ نہیں رکھا اتنے سالوں میں یعنی

آپ کیا کام کر رہے ہیں۔

عبدالغفور کلمتی: جناب پراجیکٹ تو رکھے تھے لیکن فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی پراجیکٹ پر کام نہیں ہو سکا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں اس طرح پوچھوں گا کہ آپ نے کوئی پراجیکٹ دیا عبدالغفور کلمتی: جی پراجیکٹس بہت سارے دیئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ ان کا لسٹ اسمبلی میں پیش کر سکتے ہیں۔ عبدالغفور کلمتی: بالکل اگلی سیشن میں آپ کو مل جائیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ جو بھی پراجیکٹس اسکیم انہوں نے دیا ہے اور کاہینہ اور بجٹ میں اس کے لئے allocation نہیں کی ہے۔ وہ جو تمام پراجیکٹس جناب والا یہاں باؤس میں رکھ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یعنی جس جس پراجیکٹس کا انہوں نے تجویز دیا ہوں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسی اجلاس میں آپ پیش کریں گے۔

عبدالغفور کلمتی: نہیں اگلے اجلاس میں آپ کو لٹیں دے دیں گے۔ کیونکہ اس اجلاس میں دو تین دن رہتے ہیں۔ شاید دو تین دن وہ لٹیں نہیں پہنچ سکتے ہو اس لئے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگلے سیشن میں آپ کو یہ لٹیں مہیا کی جائے گی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ مہربانی کریں کیونکہ کافی دن ہے ان کے پاس ایک سادہ

چاٹ ہونا چاہئے کہ یہ پراجیکٹس ہیں ان کا صرف نام لکھنا ہے پراجیکٹ فلانے علاقے.....

عبدالغفور کلمتی: کوشش کریں گے کہ اسی سیشن میں دے دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۳۶۵ دریافت فرمائیے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۳۶۵۔

۳۶۵۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

X کیا وزیر مایہ گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ مایہ گیری اور اس سے منسلک محکموں/ اداروں میں جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں/ پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے، نیز ہر اسکیم/ پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم/ پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم/ پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ، ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے، نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام/ اسکیم اور پراجیکٹ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مایہ گیری:

ادارہ وار تفصیل درج ذیل ہیں۔

(I) ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان:

(الف) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے ڈائریکٹوریٹ فشریز بلوچستان کو کسی بھی جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں/ پروجیکٹ پر کام کرنے کے لئے فنڈز نہیں دیئے گئے لہذا ضلع وار تفصیل اور پروجیکٹ وار تفصیل (Nil) خالی تصور کیا جائے۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان کا کوئی بھی اسکیم/ پروجیکٹ منظور نہیں ہوا لہذا اسکیم/ پروجیکٹ پر کام کی تفصیل وغیرہ (Nil) خالی تصور کی جائے۔

(II) پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی پسنی:

(الف) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے اتھارٹی کو کسی بھی نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں/ پراجیکٹ پر کام کرنے کے لئے فنڈز نہیں دیئے گئے لہذا ضلع وار تفصیل اور

پروجیکٹ وار تفصیل (Nil) خالی تصور کیا جائے۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران اتھارٹی میں کوئی بھی اسکیم/پروجیکٹ منظور نہیں ہوا لہذا اسکیم/پروجیکٹ پر کام کی تفصیل (Nil) خالی تصور کیا جائے۔

عبدالغفور کلمتی: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسی سوال میں بھی یعنی تمام ۱۹۹۸ء، ۱۹۹۷ء میں انہوں

نے اپنے آپ کو اس طرح فارغ کیا ہے کہ ان کا کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔ وہ ایسے ہی With due

respect متخواہ لیتے ہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے صوبے میں جناب والا کافی دریا ہے جن

میں بہت اچھی اچھی قسم کی مچھلیاں ہیں ان کی پرورش کے لئے اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔ جو ہمارے اس

صوبے کے لئے خوراک کا کام آ سکتا ہے اور فارن ایکسچینج بھی ہو سکتا ہے لیکن انہوں نے نہیں کیا ہے

میں یہی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۹۸ء، ۱۹۹۷ء میں بھی آپ نے کوئی پراجیکٹ منظور نہیں کیا ہے۔

عبدالغفور کلمتی: اس کا جواب بھی پہلے سوال کی طرح جو بھی پراجیکٹس کے لئے ہم نے

تجویز دی ہے وہ آپ کو مہیا کر دی جائیگی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ٹھیک ہے۔

۳۹۵۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

X کیا وزیر مایہ گیری ازراہ مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ مایہ گیری اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت

میں کل کس قدر گریڈر/بلڈوزر/ارگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی

ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر/بلڈوزر/ٹریکٹر مشینوں

نے پبلک/نجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے؟ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ج) جز "ب" میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایگز/کلومیٹر/فٹ/مکعب فٹ اور رقم وغیرہ) کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔
وزیر ماہی گیری:

ادارہ وار تفصیل درج ذیل ہیں۔

(I) ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان:

(الف) ڈائریکٹوریٹ فشریز بلوچستان میں کوئی گریڈرز/بلڈوزرز/مشین نہیں ہے۔

(ب) (Nil)

(ج) (Nil)

(II) پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی پسنی:

(الف) پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی میں کوئی گریڈرز/بلڈوزرز/مشین نہیں ہے۔

(ب) (Nil)

(ج) (Nil)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسی سوال میں With due respect احترام سے

جناب والا دیکھے پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ ہمارا کوئی پراجیکٹ نہیں رہا

۱۹۹۸ء، ۱۹۹۷ء میں یعنی ہم یہی کہہ رہے ہیں جناب والا ہمارے ساحل میں جو بھی قدرتی دولت ہے

اور آج جب ہم کہتے ہیں کہ فورم کمپنی نے اس پر قبضہ کیا ہے اگر پسنی ہاربر اتھارٹی فشریز ہاربر اتھارٹی یا

ماہی گیری کا محکمہ اپنے پراجیکٹس رکھتے تو کیا یہ مسئلہ پیدا ہوتا جو آج انہوں نے کیا ہے آپ بیٹھے

ہوئے تھے اور آپ کا محکمہ موجود تھا اور تنخواہ لے رہے تھے اور تمام ماہی گیری کے وسائل غیروں نے

قبضہ کر لیا یہی تو بات ہے ہمارا اعتراض اس پر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: رحیم صاحب سوال کیا بنا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال میرا یہ ہے۔ میں اس کو اس طرح رکھوں گا تجویز کروں گا کہ

پہنسی فٹریز ہاربر اتھارٹی اور ان کے خلاف انکوائری کی جائے کہ انہوں نے اس طرح کیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان صاحب یہ تو سوال نہیں بنتا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا سوال نہیں تجویز ہے۔ منسٹر صاحب اس پر اپنا جواب دے سکتے ہیں۔

عبدالغفور کلمتی: جناب والا ہم نے بہت سارے پراجیکٹس دیئے ہیں جن میں پہنسی فٹریز ہاربر اتھارٹی کے بارے میں بھی ان میں بہت سارے ہیں کیونکہ گورنمنٹ کے پاس فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے کسی بھی کام کے لئے فنڈ مہیا نہیں کئے اس لئے ہم کسی بھی پراجیکٹ کو شروع نہ کر سکے۔ ہم آپ کو ان پراجیکٹس کی تفصیل دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ وہ تفصیل ہی ہمیں دے لیکن میں یہ پی اینڈ ڈی کے وزیر صاحب سینئر منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ دیکھئے کہ ایک اتنا اہم محکمہ اور ہمارے اتنے اہم Potential اور اس پر آپ نے سالوں سال کام نہیں کیا نہ ہمارے دریاؤں کے پانی کا نہ سمندر کے پانی۔ بڑا افسوس ہے پی اینڈ ڈی کے منسٹر صاحب۔

۳۹۸۔ منسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

X کیا وزیر پی و اس اذراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ واسا اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے پاس صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈر / بلڈوزر / رگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی تعداد مت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر / بلڈوزر / ٹریکٹر / رگ مشینوں نے پبلک / نجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ج) جزو (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد / ایکٹر / کلومیٹر / ایکڑ فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر بی و اسما:

(الف) محکمہ بی و اسما میں گریڈر/بلڈوزر اور رگ مشین موجود نہیں ہیں۔ البتہ بی و اسما میں دو عدد کرینیں موجود ہیں جس کا وزن اٹھانے کی طاقت تقریباً تین سے پانچ ٹن ہے مندرجہ بالا کرینیں کوسٹ میں ہی کام کر رہی ہیں جو کہ ہمارے واسا اسٹور میں بھاری مشینیں اور پائپ اتارنے چڑھانے اور نیوب ویلز کے پمپ لگانے اور ڈالنے کے کام آتی ہیں۔

(ب) جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۷ء میں دونوں کرینوں نے تقریباً ۷۶ گھنٹے کام کیا ہے۔

(ج) ایضاً۔

عبد الغفور کلمتی: جناب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اس میں یہی مسئلہ ہے..... جناب والا اس میں میرا وہی ضمنی

سوال ہے کہ یہ گریڈر نہ بلڈوزر ان کی ضرورت ہوئی کیونکہ انہوں نے کوئی تعمیر کرنا نہیں تھا۔ کوئی تالاب

بنانا ان کی ضرورت نہیں رہی، کوئی ایسا کام ان کے لئے ضرورت نہیں تھا لہذا ان کے پاس کوئی چیز نہیں

ہے یہی ایک بنیادی وجہ ہے۔

عبد الغفور کلمتی: نہیں جناب والا ماہی گیری کے معاملے میں اگر پوچھنا چاہتے ہوں گے،

پوس وغیرہ کے بارے میں ہم ان کے متعلق آپ کو جواب دے سکتے ہیں بلڈوزر اور گریڈر وغیرہ کا

وہاں کوئی کام ہی نہیں۔ البتہ اگر آپ کہتے ہیں کہ تالاب وغیرہ وہ Hire کیا جاتا ہے کسی کمپنی سے

فٹریز محکمہ اپنے پاس اس قسم کا کوئی چیز نہیں رکھتا۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: دیکھئے اپنے ہمارے پانی میں، یہ جو ہمارے دریا ہیں ان میں ماہی

پروری کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اور اس میں آپ کو گریڈر، بلڈوزر ان کے کام کی ضرورت پڑتی ہے۔

۳۵۲۔ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل:

X کیا وزیر و اسما ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران محکمہ واسا اور اس کے ماتحت محکموں، اداروں میں منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ مذکورہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے ٹھیکہ پر دیئے گئے تمام کام/اسکیم/پراجیکٹ وغیرہ کی سالانہ وار اور ان کی کل تخمینہ لاگت بمعہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے وزیر واسا: جواب مخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ (صوبائی وزیر محکمہ واسا): جواب مخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس میں ایک تو ان تمام سالوں میں ۹۳-۱۹۹۳ء سے ۹۶-۱۹۹۷ء تک واسا نے جو خرچہ کیا ہے اس میں بالخصوص آپ نے کنسلٹنسی کا خرچہ جو کیا ہے یعنی اس میں آپ اندازہ لگائیں جناب والا میں ان کو ۹۳-۹۳ میں ایٹم ۱۸، ایٹم ۲۱، ایٹم ۲۳، ایٹم ۲۴، ایٹم ۲۶۔ ایک سال میں انہوں نے عیساک پرائیویٹ لیٹڈ کو سہ اور پھر یہی کمپنی اس کو تقریباً تیس لاکھ روپے کنسلٹنسی کو دی ہے یعنی ایک تو یہ کنسلٹنسی آپ کے پاس اپنے انجینئر نہیں تھے کنسلٹنسی کو تمام سال کے خرچے سے زیادہ آپ نے رقم دیا۔

بسم اللہ خان کا کڑ (صوبائی وزیر): جناب یہ جو عیساک والوں کا تھا بنیادی طور پر یہ برج عزیز خان کی فیزہ پلٹی اور اسٹیٹ بنانے کے لئے آپ دیکھیں یہ ٹھیک ہے ان کو ابھی تک ایک کروڑ انتالیس لاکھ روپے ادا کئے جا چکے ہیں انہوں نے سروے کرنا تھا فیزہ پلٹی بنانی تھی ہم سے پہلے ہوا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ جو ہمارے پاس خود اتنے انجینئروں کی موجودگی میں ان کو رکھنا ابھی ہم نے یہ کیا ہوا ہے کہ اس کے بعد جتنے بھی ہونگے ہم اپنے انجینئر سے کروائیں گے۔ بنیادی طور پر یہ برج عزیز خان پر یہ کام کرتے رہے ہیں اور اس پر یہ چار پانچ چھ سال تک مسلسل اگر آپ دیکھیں یہ کنسلٹنسی کو برج عزیز خان ڈیم کی فیزہ پلٹی سروے اور اسٹیٹ بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً ادا کی گئی ہے جس کا یہ

اعتنا کرتے ہیں کہ اپنے انجینئرز کی موجودگی میں یہ نہیں ملنے چاہئے تھی اور اب ہمارا ارادہ آئندہ کنسلٹنسی کی مد میں ان کو کوئی رقم ادا نہیں کرے گا بلکہ ہم اپنے انجینئر سے کروائیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو یہ اسی ایٹم ۹۳-۹۴ء کے میں نے آپ سے عرض کیا پھر ۹۳-۹۵ء میں ہے ایٹم ۳۸ ۱۹۹۳ء ۲:۱۱ اسی طرح ۹۷-۹۸ء میں ہے یعنی مسلسل آپ نے کنسلٹنسی کے لئے یعنی اتنا رقم دی ہے اپنے انجینئرز آپ کے پاس تھے آپ نے نہیں کیا آئندہ کے لئے یعنی جیسے آپ نے کہا اس کے مطابق اپنی انجینئرز سے ہم تجویز دیں گے کہ آپ اپنے انجینئر سے کام لیں اس کے ساتھ جناب والا یہ ۹۶-۹۷ء میں ایٹم ۱۵-۱۶-۱۷ اور ۱۸ آپ چیک کریں۔ جناب والا ایٹم ۱۵ ٹیوب ویلز کی مرمت، ۱۶ ٹیوب ویلز کی مرمت، ۱۷ ٹیوب ویلز کی مرمت اور پائپ لائن کا بچایا جانا اور اس میں رقم ۹ لاکھ ایک بار ۸ لاکھ ۴۳ ہزار دوسری بار ۹ لاکھ ۶۲ ہزار ایک بار ۶ لاکھ ۳۰ ہزار، تیسری بار ۴ لاکھ ۵۰ ہزار، چوتھی بار یعنی اس میں آپ نے ٹیوب ویلز جنرل رکھ دیا ہے آپ ریکارڈ پیش کر سکتے ہیں کہ کون کون سے ٹیوب ویلز ہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑھو بانی وزیر: بالکل یہ پیش کر سکتے ہیں اسی سیشن کے دوران آپ کو اس کی تفصیل پیش کی جائے گی۔

۴۳۹۔ سردار سترام سنگھ ڈوکھی:

X کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ: فروری ۱۹۹۷ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران کتنی نئی گاڑیاں کن کن محکموں کے لئے خریدی جا چکی ہیں۔ گاڑیوں کی قیمت خرید/ماڈل وغیرہ کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔ وزیر خزانہ:

فروری ۱۹۹۷ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران کتنی نئی گاڑیاں خریدی گئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تاریخ	گاڑی کا نام	ماڈل	تعداد	قیمت	محکمہ
(۱) ۱۹۹۶-۹۷ء	پک اپ سنگل ڈور	۱۹۹۷ء	۲ عدد	۱,۳۳۱,۷۰۰/-	بکشر کوئٹہ برائے پی اے چاغی
(ب) ۲۰۹۸-۹۹ء	پک اپ سنگل ڈور	۱۹۹۷ء	۸ عدد	۵,۰۳۲,۰۰۰/-	پراڈکشن پولیس
(ج) ۱۹۹۷-۹۸ء	ایسولینس	۱۹۹۸ء	ایک عدد	۱,۳۳۰,۰۰۰/-	خضدار جیل -

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار سترام سنگھ ڈوکی: جناب میرا ضمنی سوال ہے ان کی ضرورت کیا تھی کہ اتنی گاڑیاں خریدی گئیں۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): گاڑیاں زیادہ نہیں خریدی گئی ہیں ایک گاڑی پی۔ اے چاغی کے لئے خریدی گئی ہے اور ایک ایسولینس خضدار جیل کے لئے خریدی گئی ہے اور یہ آٹھ پک اپ پولیس کے لئے خریدی گئی ہیں اور پولیس کو لاء اینڈ آرڈر مینٹین کرنے کے لئے یہ گاڑیاں خریدنے کی اجازت دی گئی تھی ان کے پاس گاڑیاں نہیں تھیں اسی لئے ان کو گاڑیاں لے کر دی تھیں۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر صاحب میرا ایک ضمنی سوال ہے آیا صوبائی حکومت کی کوئی نئی گاڑیاں خریدنے کا پروگرام ہے۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): جب پیسے ملیں گے تو خریدنے کا ضرور پروگرام گورنمنٹ کا ہوگا لیکن ابھی فنڈ نہیں ہے اسی لئے ابھی پروگرام نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکریٹری صاحب اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو آپ پیش کریں۔
(رخصت کی درخواستیں)

سیکریٹری اسمبلی: حاجی علی محمد نوٹیزنی صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنا پر آج کے لئے اجلاس

سے رخصت کی درخواست کی ہے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: میرا سر اللہ زہری صاحب صوبائی وزیر کوٹھ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: سردار بہادر خان ہنگوٹی نے اپنی علالت کی بناء پر اجلاس کے باقی ماندہ دنوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آج کے ایجنڈے پر درج ذیل تحریک کا التواء ہے تحریک التواء نمبر ۵، تحریک التواء نمبر ۶، تحریک التواء نمبر ۸، تحریک التواء نمبر ۹، تحریک التواء نمبر ۱۰، تحریک التواء نمبر ۱۱، تحریک التواء نمبر ۱۲۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر تحریک التواء یہ جو میزائلوں کے حملے کا تھا اس کا نمبر کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ نمبر چار ہے یہ امن وامان کے مسئلے ہیں شاید اس کے لئے دن مقرر کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا یہ تو امن وامان تو اندرونی ایک سائیز ہے یہاں تو بیرونی سے اندرونی بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ تو ملکی معاملات ہے اور امن وامان کے مسئلے کیلئے ایک دن مخصوص ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں آپ سے Request کروں گا کہ اس کو میں

ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے پیش کرے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جی اجازت ہے مہربانی۔ تحریک التوا نمبر ۴۔

ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۷۰ اور ۷۱ کے تحت اس تحریک کا

نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس عوامی اہمیت کی فوری مسئلہ پر

بحث کی جائے کہ ۲۰ اگست کی رات کو امریکہ نے پاکستان کی فضائی حدود استعمال کر کے افغانستان پر

کروز میزائلوں سے جارحیت کی ان میں سے کم از کم ایک میزائل بلوچستان کے علاقہ خاران کو نشانہ

بنایا۔ اس وقت لکھا گیا جناب والا تاریخ ابتداء میں اس وقت ایک میزائل تھا اب تو ثابت ہو گیا ہے کہ

بہت سے میزائل گرے ہیں اس طرح ملک کو ایک علاقائی اور آخر کار عالمی جنگ میں دھکیلنے کا ہولناک

قدم اٹھایا گیا جس سے تمام ملک اور صوبہ میں سخت تشویش اور خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو پھر آپ جی تحریک التوا پیش ہوگی۔

ملک سرور خان کا کٹر (وزیر ریونیو): جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ ایک

وفاقی حکومت کا مسئلہ اس پر صوبائی حکومت یا صوبائی اسمبلی میں بحث نہیں ہو سکتی تو صحیح بات یہ ہے کہ

ایک تحریک التوا گزشتہ پانچ چھ اجلاس کے بعد پیش کی جا رہی ہے جو خلاف قاعدہ ہے لہذا آپ اس کو

خلاف قاعدہ قرار دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان کا کٹر صاحب ۲۹ تاریخ کے لئے یہ امن و امان کا مسئلہ رکھا

گیا ہے اس پر بحث اسی دن ہوگی تو اس دن پھر بحث ہوگی اگر آپ نام منظور کرانا چاہتے ہیں تو۔

ملک سرور خان کا کٹر (وزیر ریونیو): کیونکہ یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہمارے اسمبلی کے

اجلاس سے ایک ہفتہ پہلے پیش کیا گیا اور آج جو تھا پانچواں اجلاس جا رہا ہے لہذا یہ فوری اہمیت کا حامل

نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ تحریک التوا وفاقی حکومت سے تعلق رکھتا ہے لہذا اگر معزز رکن

قومی اسمبلی میں اس پر بحث بھی ہو چکی ہے لہذا یہ اس صوبائی ایوان میں نہیں پیش کی جاسکتی لہذا اس کو خلاف قاعدہ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ذرا وضاحت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پہلی بات میں وہ ناظم کی بات کروں گا بہت انسوس ہے جناب والا پہلے یہ ۲۰ اگست کو ہوا ہے اور ۲۰ اگست کے بعد ہمارا یہ پہلا اجلاس ہے اور ہم نے جو یہ تحریک التوا پیش کی ہے وہاں آپ تاریخ دیکھیں اس میں بالکل یعنی اس واقعے کے فوری بعد ہم نے تحریک التوا پیش کی۔ اصل میں دوسری بات یہ ہے کہ یہ وہ مسئلہ ہے کہ اس کا اسمبلی کو نوٹس لینا چاہئے یعنی ہمارے صوبے کے دفاع کا مسئلہ ہے ملک کے دفاع کا مسئلہ یعنی یہ اکیلے فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے یعنی آپ کے فضائی حدود کو حتیٰ کہ آپ کی زمینی حدود کو ایک غیر ملکی جارحیہ حکومت استعمال کر رہا ہے اس کے بارے میں صوبائی گورنمنٹ بات تک نہیں کر رہی۔

سردار عبدالرحمان کھٹیران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر یہ تحریک ابھی تک بحث کے لئے منظور ہی نہیں ہوئی تو معزز رکن اس پر بحث کر رہا ہے مہربانی کر کے آپ اپنا رولنگ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو اب وہ تائید میں اپنے ممبران کو بلائیں گے ذرا وضاحت کیجئے گا۔ ذرا استفسار سے کام لیجئے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تو عرض کر رہا ہوں وزیر پارلیمانی امور نے یہ کہا کہ یہ وہ نہیں ہے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ تحریک التوا ایڈ میٹڈ یعنی اس کو منظور کرنا چاہئے کہ اس پر بحث ہو جائے اصل بات یہ ہے باقی تفصیلی بحث تو بعد میں ہم کریں گے کہ کیا واقعات ہوئے یعنی ہمارے صوبے کا بلکہ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ صوبائی گورنمنٹ یہ ہاؤس کے سامنے رکھیں کہ کیا اقدامات کئے اس میں صوبائی حکومت نے کیا اقدامات کئے۔

(شور)

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر گزارش کہ یہ تحریک التوا جتنے بھی ہیں اسے باقاعدہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ساتھی جمیہ میں بیٹھ کر فیصلہ کیا ہے کہ جیسے آپ نے ۲۹ تاریخ لائن آف آرڈر کے لئے منتخب کیا ہے کہ لائن آف آرڈر پر بحث ۲۹ تاریخ کو ہوگی لہذا جہاں یہ کروڑ میزائل کا مسئلہ ہے یا جو باقی مسائل ہیں جتنے بھی ہیں اسے ریکارڈ پر لانا تھا وہ آگے آپ ریکارڈ پر لانے کے بعد بحث ۲۹ تاریخ کو ہے جو کچھ کہنا ہے وہ پھر ۲۹ تاریخ کو بولیں۔ اب آپ سے گزارش کریں گے کہ آپ رولنگ دے دیں ۲۹ تاریخ کو مسئلہ ختم ہے اور آج میرے خیال میں رحیم صاحب نے وہ گندم والا پیش کرنا تھا اس کی بجائے انہوں نے یہ پیش کر دیا وہ سارا معاملہ ۲۹ تاریخ کے لئے رکھا ہوا ہے تو لہذا آپ رولنگ دے دیں مسئلہ مختصر ہے اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بحث کے لئے تو آپ تحریک پر زور نہیں دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اگر آپ اس کو اسی تاریخ کے لئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ۲۹ تاریخ کو تو ویسے پہلے سے اسن و امان پر بحث کے لئے مقرر کیا گیا ہے تو اس کو بھی اسی تاریخ کے لئے آپ چھوڑ دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کو بھی اسی تاریخ کے لئے۔ ٹھیک یو۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب تحریک التوا نمبر ۵ پیش کریں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب تحریک التوا ایک دن میں ایک پیش ہو سکتی ہے اور یہ ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بہت سی تحریکیں پیش کرتے جائیں گے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بہت سی تحریکیں ہیں اس طرح سارے ختم نہیں ہو سکتے ہیں جناب۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): نہیں آپ کو قانون یہ کہتا ہے کہ آپ ایک پیش کر سکتے ہیں ایک سے زیادہ پیش نہیں کر سکتے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): گزارش یہ ہے کہ جتنی تحریک التواء ہے لائن آف آرڈر سے متعلق چاہے کروڑ میزائل کے ہیں، چاہے انتظامیہ کے ہیں، چاہے کالج کے ہیں، چاہے طلباء کے ہیں، جتنی بھی ہیں وہ ۲۹ تاریخ آپ نے مقرر کی ہے لہذا وہ سب مسائل پر ۲۹ تاریخ کو بحث کر سکتے ہیں اب ایک دن میں ایک تحریک التواء پیش ہوگی آج کا دن اس کے لئے مقرر تھا کہ Wheat (ویٹ) کا جو گندم کا ہے وہ انہوں نے پیش کرنا تھا۔ لیکن چونکہ انہوں نے آج وہ پیش نہیں کیا تو میں گزارش کروں گا کہ ۲۳ کو پیشک وہ wheat والا پیش کریں اور پھر اس کے بعد جو دوسرا صوبائی خود مختاری کا یا جو کچھ ہے وہ پیش کریں آج ایک پیش ہوا ہے As رولز آپ یہ رو لینگ دے دیں کہ جتنے بھی لائن آف آرڈر سے متعلق مسائل ہیں وہ ۲۹ تاریخ کو زیر بحث ہوگا بس مسئلہ ختم ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب ایسا ہے کہ میں جو ابھی بتا رہا ہوں یہ اسی مضمون کے نہیں ہیں یہ کسی اور مضمون کے ہیں تو پیش ہونے کے لئے اجازت دے دیں گے تو پھر اگر آپ منظور نہ کرنا چاہیں گے تو آپ مخالفت کر لیں۔

ملک سرور خان کا کڑ (وزیر ریونیو): وہ تحریک التواء کا آپ کو اختیار ہی نہیں ہے اور یہ ایڈ میزائل نہیں ہے آپ خود جو ہے اسمبلی قاعدہ ۷۷ اے اور دو پڑھیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ایک سے زیادہ تحریک التواء ایک دن میں نہیں پیش کی جاسکتی ہیں اور چونکہ رکن معزز خود بھی پڑھے لکھے ہیں اور دیکھ لیں وہ خود بھی پڑھ سکتے ہیں لہذا ایک دن میں اتنے تحریک التواء کو پیش کرنا یہ خلاف قاعدہ ہے اور اسمبلی کے قواعد اور ضوابط کے خلاف ہے لہذا اس پر بحث خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان صاحب بحث کے لئے تو اب منظور نہیں کیا گیا یہ صرف اس لئے ہم معلومات حاصل کرنا چاہیں گے کہ کیا یہ باضابطہ ہے آیا ایوان اس کو منظور کرنا چاہیں گے یا نہیں تو اس طرح ہم کام کو مختصر کریں گے۔

ملک سرور خان کا کڑ (وزیر ریونیو): یہ آپ کا اختیار ہے کہ آپ اس کو خود ہی خلاف قاعدہ قرار دے۔ کیونکہ آپ کا اختیار ہے اور یہ اسمبلی کے قواعد اور قواعد کے خلاف ہے لہذا ایک

ہی دن میں ایک ہی تحریک التواء ہو سکتا ہے لہذا ایجنڈے پر کوئی اور ایٹم ہے تو آپ پیش کریں تحریک التواء کا جو وقت ہے وہ گزر گیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں جناب اسپیکر یہی بات جو وزیر صاحبان فرما رہے ہیں وہ ایک بات صحیح ہے کہ ایک تحریک التواء آج آ گیا ہے اس پر روٹینگ ہوگی اس لئے آج ایک کے علاوہ اور نہیں ہو سکتا اصول یہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سب اس پر راضی ہیں۔ (شور)

مولانا امیر زمان صاحب تحریک کہیں آئے ہیں ہم چاہیں گے کہ بس نکالیں اس کو ختم کرتے جائیں۔ مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): ایک تحریک التواء پیش ہو گیا قاعدے کے مطابق اب باقی جو تحریک التواء ہے وہ آج پیش نہیں ہو سکتا لہذا جولان آف آرڈر کے متعلق ہے آپ ایک روٹینگ دے دیں کہ لائن آف آرڈر کے متعلق ۲۹ کو بحث ہوگی بس مسئلہ ختم آج کوئی دوسری تحریک التواء پیش نہیں ہو سکتی ہے ایک پیش ہو اور ۲۹ کے لئے منظور ہے بس مسئلہ خلاص۔

قرارداد نمبر ۵۴۔ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ:

ہر گاہ کہ نصیر آباد صوبہ کا واحد منجان آباد ڈویژن ہے۔ جہاں کوئی اٹلیمنٹری ایجوکیشنل ٹریننگ کالج نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف وہاں کے طلبہ اور طالبات کو ٹریننگ کے لئے دور دراز اٹلیمنٹری ایجوکیشنل ٹریننگ کالجوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ بلکہ بھاری اخراجات کی وجہ سے اکثر غریب طلبا و طالبات اپنی ٹریننگ مکمل نہیں کر پاتے جو کہ ان کے ساتھ سراسر نا انصافی ہے جبکہ اس کے برعکس صوبہ کے پانچ ڈویژنوں یعنی کوئٹہ میں دو، قلات میں تین، سبی میں ایک، مکران میں ایک اور ژوب ڈویژن میں ایک اٹلیمنٹری ایجوکیشن ٹریننگ کالج قائم ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر علاقے کے عوام کے دیرینہ مطالبہ اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے نصیر آباد ڈویژن میں دو اٹلیمنٹری ایجوکیشن

ٹریڈنگ کالج برائے طلباء و طالبات ڈیرہ مراد جمالی اور ڈیرہ اللہ یار میں قائم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر ۵۴ ایوان میں پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد پیش ہوئی۔ آپ اپنی قرارداد کے بارے میں فرمائیں۔ کوئی اور بات کرنا چاہتا ہے۔ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے قرارداد منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایوان کے مورخہ ۱۹ اکتوبر کے فیصلہ کے مطابق صوبائی اصلاحی قانون کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں اسلامی نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ پر عام بحث ہوگی۔ کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ہے تو سوال یہ ہے کہ صوبائی اصلاحی قانونی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں اسلامی نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ کو منظور کیا جائے۔ (تحریرک منظور ہوئی)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا چونکہ آپ نے زیرو آور نہیں دیا میں اسمبلی ملازمین کے لئے سیشنل الاؤنس کے بارے میں عرض کرنا چاہتا تھا اسمبلی سیکریٹریٹ کے ملازمین کے لئے منظور کیا تھا لیکن ابھی تک ان کو دیا نہیں گیا ہے وزیر اعلیٰ نے اس کا وعدہ کیا تھا لیکن ابھی تک ان کو نہیں دیا گیا اس پر سینئر منسٹر کچھ فرمائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سینئر منسٹر اس کے بارے میں فرمائیں گے۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: جناب اس کو اس کے ساتھ مشروط کیا گیا تھا کہ اگر دوسرے اسمبلی میں مل رہا ہے تو ہم بھی دیں گے لہذا جو پروگریس ہے مجھے معلوم نہیں۔ ۲۴ تاریخ کو وزیر اعلیٰ خود موجود ہو گئے وہ خود بتادیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں اسمبلی ڈیپٹ کا اقتباس پیش کر سکتا ہوں وزیر اعلیٰ نے فرمایا تھا کہ میں یہاں دو چیزوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں ایک تو سیشنل الاؤنس اپنے اسمبلی کے

دوستوں اور ساتھیوں کے لئے اس کی بحالی کا اعلان کرتا ہوں کوئی مشروط نہیں ہے کہ انہیں دیا جائے اور اس کے ساتھ اپنے دوستوں کے مشورے سے کل چودہ اگست تھی پاکستان کی آزادی کا دن تھا ان سب قیدیوں کے لئے دو ماہ کی ڈی کریز جس کو کہتے ہیں ان کیسوں کے علاوہ جن کی اجازت نہیں دو ماہ ان کی قید میں کمی کا اعلان کرتا ہوں۔ یعنی یہ اعلان انہوں نے غیر مشروط کیا ہے۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: اگر غیر مشروط کیا ہے تو ہم دے دیں گے اور دیگر تحریک جناب آپ تمام محکموں کو بھجوادیں۔

سر دار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب میں اس کی ایک اور وضاحت کر دوں اس کی منظوری وزیر اعلیٰ نے اپنے سیکریٹریٹ سے دیا ہوا بھی ہے سب کچھ منظور ہو چکا ہے نامعلوم کس وجہ سے اس کو سیکریٹریٹ سے روکا ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بھی فائل پر اس کی منظوری دی ہوئی ہے سب کچھ ہوا ہے یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے اس کی سینئر وزیر وضاحت کریں کہ یہ کیوں روکا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک۔ اب اسمبلی کی کارروائی ۲۳ اکتوبر ۹۸ء بوقت صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کر دی جاتی ہے۔